سوال

میں نے اپنے ملک کے ایک شخص سے شادی جو یونیورسٹی میں پروفیسر تھا اور اس سے میرے چار بچے ہوئے لیکن بارہ برس بعد ہمارے درمیان علیحدگی ہوگئی، پھر میں نے ایک ایسے شخص سے شادی کی جس سے خیر کی توقع تھی اور اسے علم تھا کہ میرے چار بچے بھی ہیں دوسرے خاوند نے میرے ساتھ اور میرے بچوں کے ساتھ بہت برا سلوک کیا، حتی کہ میری ملک کی عدالت نے میرے ایک بچہ بھی لے لیا، دوسرے خاوند سے میرا ایک بچہ بھی ہے یہ شخص بہت سختی کرتا ہے حتی کہ اپنے بچے کے ساتھ بھی بہت سختی کرتا ہے، اور کہتا ہے کہ اس طرح اس کی تربیت ہوگی مجھے زدوکوب کرتا اور میرے گھر والوں اور مجھے بھی گالیاں نکالتا ہے، حالانکہ میں دین کا التزام کرتی اور الحمد للہ اللہ کا خوف رکھتی ہوں، مجھ پر طعن کرتا ہے، اور میری عزت و شرف پر بھی بہتان لگاتا ہے، جب حالات بہت زیادہ خراب ہوگئے تو میں نے ایک فلیٹ کرایہ پر لے لیا اور اپنے بچوں کو اس میں بھیج دیا کہ میں ہفتہ کے ایام بچوں اور خاوند میں تقسیم کر کے کچھ دن بچوں کے پاس رہا کروں گی، لیکن اس شخص نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور اس کے بیٹے نے بھی اپنے ماں جائے بھائیوں کو ملنے سے انکار کر دیا، اور یہی نہیں بلکہ میرے ساتھ ان کے پاس جانے سے بھی انکار کر دیا، مشکل یہ ہے کہ وہ یہ تسلیم نہیں کرتا کہ اس نے ایسا کرنے پر اتفاق کیا تھا، اور میں جب بھی بچوں کے پاس جاتی ہوں تو میرے لیے بددعا کرتا ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے تجھ پر لعنت کرتے ہیں کیا میں نے اپنے بچوں کو اس عذاب سے بچا کر گناہ کا ارتکاب کیا ہے، اور کیا جب میں اپنے بچوں کے پاس جاتی ہوں تو گنہگار ہوتی ہوں، میرا خاوند مجھے روکنے کی کوشش کرتا اور کہتا ہے یہ اس کی مشکل نہیں، اور میں تیرا وہاں جانا قبول نہیں کرتا، تو کیا وہ جو مجھ پر لعنت کرتا ہے وہ مجھے پہنچتی ہے، برائے مہربانی مجھے اس کے متعلق معلومات فراہم کر کے عنداللہ ماجور ہوں ؟

جواب

الحمد للہ

جب کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے اور اس عورت کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں، اور رخصتی کے وقت اس شخص کو ان بچوں کا علم ہو، اور اس نے انہیں کہیں دوسری جگہ رکھنے کی شرط نہ لگائی ہو تو بعد میں وہ انہیں اپنی والدہ کے ساتھ اپنے گھر میں رہنے سے روکنے کا حق نہیں رکھتا، اہل علم کا فیصلہ یہی ہے؛ کیونکہ عقد نکاح کے وقت اس کی خاموشی اس کی رضامندی ہی شمار ہوگی کہ وہ انہیں اپنے ساتھ رکھنے پر راضی ہے

اور اسی طرح اگر ان چھوٹے بچوں کی پرورش کرنے والا کوئی نہ ہو جس کے پاس وہ جائیں تو خاوند کو انہیں اپنے ساتھ رکھنے پر مجبور کیا جائیگا

خرشی رحمہ اللہ مختصر خلیل کی شرح میں لکھتے ہیں :

" معنی یہ ہے کہ اگر خاوند اور بیوی میں سے کسی کا چھوٹا بچہ ہو، اور دوسری اسے گھر سے نکالنا چاہتا ہو تو وہ ایسا ایک شرط پر کر سکتا ہے کہ اس کی پرورش کرنے والا مہیا کرے، اور اس کی اخراجات برداشت کرے

لیکن اگر بچے کی پرورش اور دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہ ہو تو پھر اسے اپنے پاس رکھنے پر مجبور کیا جائیگا (لیکن اگر وہ بنا کرے اور وہ بچہ اس کے ساتھ ہو) یعنی خاوند اور بیوی میں سے کوئی ایک جب اپنے ساتھ کے ساتھ زندگی کی ابتدا کرے اور اس کے ساتھ بچہ ہو اور دوسرے کو اس کا علم بھی ہو، لیکن بعد میں وہ اسے اپنے پاس سے اسے نکالنا چاہے تو اسے ایسا کرنے کا حق نہیں ہے

اور اگر رخصتی کے وقت اسے علم نہیں ہے تو پھر اسے منع کرنے کا حق حاصل ہے، یہ تو اس صورت میں ہے جب بچے کی پرورش کرنے والا کوئی نہیں، اور اگر بچے کی پرورش کرنے والا

کوئی نہیں تو پھر وہ بچے کو اپنے گھر میں رکھنے سے نہیں روک سکتا، چاہے رخصتی کے وقت علم ہو یا علم نہ ہو" انتہی

دیکھیں: شرح الخرشی علی مختصر خلیل (189/4).

اور اگر خاوند آپ کی اولاد سے برا سلوک کرتا ہے کہ بچوں کو اس گھر میں رہنے ضرر و نقصان ہو تو پھر بچوں کے لیے علیحدہ فلیٹ کرایہ پر لینے میں کوئی حرج نہیں، اور اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ آپ ان کے پاس جا کر ان کی ضروریات پوری کریں اور ان کی دیکھ بھال کریں، چاہے اس کے لیے آپ کو وہاں آدھا ہفتہ رہیں جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے

جب انہیں اتنے دن آپ کے وہاں رہنے کی ضرورت ہو تو آپ کا خاوند آپ کو ایسا کرنے سے منع نہیں کر سکتا، کیونکہ تربیت اور دیکھ بھال میں اولاد کا یقینی حق ہے، یہاں ابتدائی طور پر کوتاہی تو خاوند کی جانب سے ہوئی ہے، اب اسے اختیار ہے چاہے تو وہ اس حالت کو قبول کر لے یا پھر کسی دوسری عورت سے شادی کر کے آپ کو فارغ کر دے

رہی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی یہ حدیث کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب عورت اس حالت میں رات بسر کرے کہ اس کا خاوند اس پر ناراض ہو تو صبح ہونے تک فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5193) صحیح مسلم حدیث نمبر (1736).

عورت اس وعید کی مستحق اس وقت ہوتی ہے اور اس پر لعنت اس وقت ہوتی ہے کہ اگر وہ بغیر کسی شرعی عذر کے خاوند سے ہم بستری کرنے سے انکار کرتی ہے

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

"یہ بغیر کسی عذر کے بیوی کا اپنے خاوند سے ہم بستری کرنے سے انکار کرنے کی حرمت کی دلیل ہے" انتہی

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ دونوں اور سب مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے

واللہ اعلم

اسلام سوال و جواب

91254